Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل یبدء من یشاء و یعید آنت یبعثک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۸ شعبان ۱۳۹۵ھ ۲۷ ظہور ۱۳۵۴ھش ۲۷ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۹۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے

اس کا نمونہ ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں نظر آتا ہے

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوم کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا اس طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مر جانا اس کی نگاہ میں راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی۔"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبی معائنہ و علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ یورن کلچر رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انفیکشن تاحال موجود ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۷ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور چھاؤنی میں اپنے داماد کرنل صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے ہاں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کا یک روزہ سالانہ اجتماع

مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار لاہور شہر و ضلع کے تمام اطفال اور خدام کا یک روزہ سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ دارالذکر میں ہو رہا ہے جس میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور کے علاوہ مرکزی سلسلہ سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نیز متعدد دیگر علماء کرام شرکت فرمائیں گے۔

اپنے اس یک روزہ سالانہ اجتماع میں تمام خدام اور اطفال سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ولادت باسعادت

یہ اطلاع جماعت میں خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ صاحبزادی عائشہ امۃ الباقی صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور مکرم ظفر نذیر احمد صاحب کو ۱۷ اگست ۱۹۷۵ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ بچی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی نواسی اور میجر جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے اسے دینی اور دنیوی برکات سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۲۷ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:-

مجھکو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

ہم تو بستے ہیں فلک پر اِس زمیں کو کیا کریں!
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

اِن اشعار میں حضور علیہ السلام نے خدا کے مقدّس اور پاکباز بندوں کی دِلی کیفیت بیان فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ ان آسمانی وجودوں کے لئے دُنیوی شان و شوکت اور اختیار و اقتدار کوئی کشش نہیں رکھتے وہ ان چیزوں سے بالکل بے نیاز ہوتے ہیں۔ وہ تو ہر وقت اور ہر لمحہ اپنے تئیں خدا کی گود میں محسوس کرتے ہیں، اسی میں ان کی لذّت ہوتی ہے اور اسی لذّت میں وہ محو رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیوی مصائب و آلام اور اہلِ دُنیا کی طرف سے دُکھ دیئے جانے اور ہر طرح کی تکالیف پہنچائی جانے کے باوجود ان کی دِلی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ انہیں دُوسرے لوگوں کی طرح ذرا بھی گھبراہٹ، غصّہ اور جوش نہیں آتا بلکہ ان کے دِلوں میں اہلِ دُنیا کے لئے زیادہ تر رحم، رحم اور شفقت و ہمدردی کے جذبات موجزن ہوتے ہیں۔ وہ ہر لمحہ اِس امر پر پیچ و تاب کھاتے ہیں کہ اہلِ دُنیا کو کیا ہو گیا کہ وہ اپنے رب کریم کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اس کی رضاء کی راہوں پر چلنے سے انکار کر رہے ہیں۔

قرآن کریم میں بھی خدا کے پاکباز بندوں کی اِس دِلی کیفیت کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں عباد الرحمٰن کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ
اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان)

یعنی خدائے رحمٰن کے حقیقی بندے وہی ہیں جو زمین پر بڑے ہی تحمل و صبر، بُردباری اور نرمی کے ساتھ چلتے ہیں۔ جب جاہل لوگ سخت کلامی اور دلآزاری کے ساتھ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو انکے قلوب میں ذرا بھی غصہ نہیں آتا، وہ لڑنے نہیں لگتے بلکہ ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کو کہتے ہیں کہ ہم تو اب بھی تمہارے لئے نیک خواہشات ہی رکھتے ہیں اور تمہاری سلامتی کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں۔ اللہ اللہ! ان کی کیا شان بے نیازی ہوتی ہے۔ مادی دُنیا میں یقیناً اِس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی!!

خدا تعالیٰ کے پاکباز بندوں کی یہی وہ کیفیت ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کے مامورین اہلِ دُنیا سے نفور ہوتے ہیں۔ مگر دُوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے خطرہ میں ڈال لیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَنْ لَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہمّ و غم نہ کر کہ اس غم میں شاید تو اپنی جان ہی دیدے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ ہمدردی مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا جاتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۷۸۰)

بنی نوعِ انسان کے ساتھ اِس دِلی ہمدردی اور شفقت سے علیٰ قدرِ مراتب یُوں تو سبھی مومن کم و بیش حصہ پاتے ہیں لیکن اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اِس جذبۂ ہمدردی و ترحّم کے سب سے بڑے اور مکمل و اتم مظہر سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم تھے اور آپؐ کے بعد پھر وہ پاکباز وجود اس جذبہ سے بقدر ظرف حصہ پاتے ہیں جو آپؐ کی اتباع کرتے ہیں۔ آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ کسی خاص رُوحانی مشن کی قیادت کے فرائض سونپتا ہے۔

ایسے مبارک وجود بھی ہر وقت بنی نوع انسان کی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار رہتے ہیں۔ وہ ان کے لئے درد دِل سے دُعائیں کرتے ہیں۔ ان کی بہتری کے لئے تدابیر میں لگے رہتے ہیں اور اپنے متبعین کو بھی ہمیشہ یہی نصیحت کرتے ہیں کہ:-

(۱) "بنی نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے بھی دُعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ہشتم صفحہ ۱۰۴)

(۲) "اِس امر کو یاد رکھیں اور کبھی فراموش نہ ہونے دیں کہ آپ نے کسی سے دشمنی نہیں کرنی۔ کسی کو دُکھ پہنچانے کا خیال بھی دِل میں نہیں لانا۔ دوسرے دُکھ پہنچاتے ہیں لیکن آپ کا یہ کام نہیں کہ آپ بھی دُکھ پہنچائیں۔ آپ کو تو ساری دنیا سے محبّت کرنی ہے آپ نے بے لوث محبّت کے ذریعے تمام بنی نوع انسان کے دل جیتنے ہیں۔ آپ خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور اخرجت للناس آپ کا صحیح مقام ہے۔ ... پس اپنے اندر بنی نوع انسان کے محبّت و پیار کا جذبہ پیدا کریں۔ خدمت کو اپنا شعار بنانے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کریں اور کرتے چلے جائیں۔"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ منقول از الفضل ۲۲ اگست ۷۵ء)

(۳) "تم ان لوگوں کا نمونہ اختیار کرو جو غیر کو بھی سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اپنا ہے یا بیگانہ بلکہ ہر ایک کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سُکھ پہنچانے کے لئے کسی احمدی کی تلاش کی جائے بلکہ اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُسے سُکھ پہنچانے کے لئے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی بھی حسّ رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے۔ دنیا سے دُکھ کو دُور کرنا اس کا نصب العین ہونا چاہیئے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ منقول از الفضل ۵ اپریل ۷۵ء)

(۴) "حقوق العباد کے متعلق بنیادی طور پر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ بنی نوعِ انسان سے ہمدردی کرنا اور ان سے مخلصانہ محبّت و پیار کرنا اور ان سے حسنِ سلوک کرنا ضروری ہے۔ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی یہ ایک بنیادی حقیقت ہے جس کے ذریعہ بنی نوعِ انسان کے دِل جیتے جاسکتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے اِسی ذمہ داری کو نباہنا ہمارا فرض ہے۔"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
از الفضل مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بے لوث رنگ میں بنی نوعِ انسان کے ساتھ سچّی اور حقیقی ہمدردی اور محبّت کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم ان برکات کے وارث ہو سکیں جو اس ہمدردی کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی طرف اس کے نیک بندوں پر نازل ہوا کرتی ہیں۔

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ الٰہی اور اُس کے فوائد

مکرم مولوی محمد انیس الرحمان صاحب شاہد مربی سلسلہ

ذکرِ الٰہی کے معنے ہیں خدا تعالےٰ کو یاد کرنا یعنی اللہ تعالےٰ کی صفات کو سامنے رکھنا اور ان کو زبان سے بار بار یاد کرنا۔ اللہ تعالےٰ کامل سے اقرار کرنا اللہ تعالےٰ کی طاقتوں اور قدرتوں پر غور کرنا بھی ذکر اللہ ہے

ذکرِ الٰہی بڑا اہم اور مقبول امر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے خود اسے سب سے بڑا کہا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

(عنکبوت ۴۶)

اللہ تعالےٰ کا ذکر تمام امور سے بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بکثرت سے ذکرِ الٰہی کی طرف متوجہ کیا ہے فرمایا۔

وَاذْكُرُوا اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

(مزمل ۹)

اے میرے بندے اپنے رب کو صبح اور شام یاد کر۔

پھر فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

(احزاب ۴۳)

اے مومنو تم اللہ کو بہت یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کیا کرو۔

ایک اور جگہ پر فرمایا تمہیں دنیا کی کوئی چیز اللہ کے ذکر سے نہ روکے نہ مال تمہیں ذکر اللہ سے روکے اور نہ اولاد تمہارا کوئی کام ایسا نہ ہو جو تمہیں ذکرِ الٰہی کرنے سے باز رکھے۔ چنانچہ فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

(منافقون ۱۰)

اے مومنو۔ تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

جو شخص ذکرِ الٰہی نہیں کرتا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے غضب کا مورد ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا

مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ نُقَيِّضْ لَهٗ عَذَابًا صَعَدًا (الجن ۱۸)

جو شخص بھی اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرتا ہے وہ (یعنی خدا) اس کو ایسے عذاب کے راستہ پر چلاتا ہے۔ جو بڑھتا ہی جاتا ہے۔

ذکرِ الٰہی سے غافل انسان پر شیطان کا غلبہ ہو جاتا ہے اور وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔ جیسے فرمایا کہ

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

(مجادلہ)

شیطان ان پر غالب آگیا اور اس نے اللہ کا ذکر ان کو بھلا دیا یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں اور سن رکھو کہ شیطان کا گروہ گھاٹا پانے والا ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ

(زخرف ۳۷)

اور جو کوئی خدائے رحمان کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطانی عضلت وجود کو مستولی کر دیتے ہیں وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے

ذکرِ الٰہی سے غفلت برتنے والوں کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فاسق اور اطاعت سے باہر نکلنے والا قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (حشر ۲۰)

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا سو اللہ نے بھی ان کو اپنی جانوں کا فائدہ بھلا دیا۔ یہ لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں۔

ذکرِ الٰہی چار ہیں۔ ایک اہم ذکر نماز ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

(طٰہٰ ۱۵)

میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کرو

دوسرا ذکر قرآن کریم ہے کیونکہ قرآن کریم کو بار بار ذکر کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ مثلاً فرمایا:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(الحجر آیت ۱۰)

ہم نے ہی ذکر (قرآن کریم) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا:۔

هٰذَا ذِكْرٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ (انبیاء ۵۱)

یہ مبارک ذکر ہے جسے ہم نے اتارا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ جہاں اللہ تعالےٰ نے ذکرِ الٰہی کا حکم فرمایا ہے۔ وہاں ذکرِ الٰہی سے مراد تلاوت قرآن کریم بھی ہے۔

۳۔ تیسرا ذکر صفات الٰہیہ کا تکرار اور ان کا اقرار ہے۔ کیونکہ نماز اور تلاوت قرآن کریم کے علاوہ بھی اللہ تعالےٰ نے ذکرِ الٰہی کرنے کا ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

(النساء ۱۰۴)

کہ جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی بیٹھنے کی حالت میں بھی اور لیٹے ہوئے کی حالت میں بھی۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے دو اذکار کے علاوہ بھی ایک ذکر ہے

۴۔ خدا تعالےٰ کی صفات کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بیان کرنا جیسا کہ فرمایا

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ

(سورہ مدثر ۱تا۶)

اے کمبل اوڑھنے والے تو کھڑا ہو جا اور دور دور جا کر لوگوں کو ہوشیار کر۔ اور اپنے رب کی بڑائی کر اور اپنے پاس رہنے والے لوگوں کو پاک کر اور مشرکوں کو مٹا ڈال۔

قرآن نے ذکرِ الٰہی کے بہت سے فوائد بیان فرمائے ہیں جن میں سے پانچ فوائد میں اس وقت بیان کرتا ہوں۔

۱۔ ذکرِ الٰہی کرنے والوں کے سامنے مقصد کی تمام راہیں کھولی جاتی ہیں فلاح و کامیابی انہیں نصیب ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (جمعہ ۱۱)

تم اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔ تا تم کامیاب ہو جاؤ۔

۲۔ ذکرِ الٰہی سے اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (رعد ۳۰)

جو لوگ ایمان لائے ہوں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں سن رکھو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔

۳۔ ذکرِ اللہ سے دل مضبوط ہوتا ہے اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے انسان دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم رہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(الانفال ۴۶)

اے مومنو! جب تم کافروں کی کسی فوج کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۴۔ ذکر الٰہی کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست اور ولی بنا لیتا ہے اور اسی دنیا میں اسے اپنی بارگاہ میں یاد کرتا ہے جیسا کہ فرمایا

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

(البقرہ ۱۵۳)

اے میرے بندو تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا ذکر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حضور یاد فرماتا ہے۔ دنیا میں جب کوئی بادشاہ کسی شخص کو یاد کرتا ہے تو اسے اپنے دربار میں بلاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی کرتا ہے۔

۵۔ ذکر الٰہی سے عقل تیز ہوتی ہے اور ذکر پر ایسے ایسے معارف کھلتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(آل عمران ۱۹۲)

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے نشانات ہیں جو کھڑے ہوئے بیٹھے اور لیٹے کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے یہ سب کچھ بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

گویا عقل والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے اور اس کے کاموں میں غور و فکر کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ذکر الٰہی کی اہمیت کو سمجھنے اور خدا تعالیٰ کے احکام کو کما حقہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میری والدہ محترمہ امام بی بی صاحبہ مرحومہ

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب (ریٹائرڈ) ربوہ

میری والدہ محترمہ امام بی بی صاحبہ ضلع امرتسر کے ایک گاؤں کی رہنے والی تھیں آپ کے والدین نے آپ کی تربیت بہت عمدہ طریق پر کی تھی۔ خلاصت اور اطاعت شعاری کا مادہ فطرتی طور پر آپ کے اندر پایا جاتا تھا۔ چنانچہ گھر کے کاموں کے انصرام۔ بچوں کی احسن طریق سے تربیت کرنے اور والد صاحب مرحوم سے اشتراک عمل میں آپ کی زندگی مثالی تھی۔ آپ والد صاحب مرحوم کے کاروبار تجارت مویشیاں میں خصوصاً گھر میں مہمانوں کو خورد و نوش اور دوسری تمام سہولتیں بہم پہنچانے میں ہاتھ بٹاتیں۔ اور اس کو عین خوشی سمجھتیں المختصر والدہ صاحبہ محترمہ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے والد صاحب مرحوم کو ایسی رفیقہ حیات دی تھی جن کے ایثار و قربانی نے گھر کو جنت کا نمونہ بنا دیا تھا۔

آپ پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں آپ کی محبت ایک ایسا خلق تھا جس کے پیچھے خاموش اور بے لوث خدمت کا جذبہ کام کر رہا تھا۔ والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد بچوں کی تربیت کے علاوہ ان کی دیگر ضروریات مہیا کرنے کا بوجھ بھی آپ پر پڑا جسے آپ نے نہایت جانفشانی سے اٹھایا آپ نے جس خوبی سے اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

اگرچہ والد صاحب کی وفات کے بعد ہمارے گذارہ کی کوئی معین صورت نہیں تھی۔ میرے بڑے بھائی بھی ابھی کوئی کام کرنے کے قابل نہ تھے تاہم والدہ محترمہ نے میری تعلیم جاری رکھی

دو تین سال بعد جب بھائی کچھ کام کرنے لگ گئے تو آپ کو ایک گونہ سہولت ہو گئی مگر آپ نے اپنی مشفقانہ کاوشوں کو کم نہ کیا اور ہر طرح سے ہمارا خیال رکھا مجھے اس قدر خوشی ہے کہ آپ نے میری تحریک پر ۱۹۲۸ء میں حضرت المصلح الموعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے بعد جلدی ہی آپ وفات پا گئیں۔ گو ہم کو آپ کی خدمت کرنے کا موقع نہ ملا مگر اس سے زیادہ خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بے لوث محبت و خدمت کے عوض آپ کو احمدیت کی نعمت سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں نے آپ کی طرف سے تحریک جدید کے چندوں میں حصہ لیا۔ مسجد زیورک کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی آپ کی طرف سے تین سو روپیہ دیا آپ کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر امام بی بی ٹرسٹ قائم کر کے فضل عمر فاؤنڈیشن کی معرفت کچھ روپیہ وقف کیا تا اس کے منافع سے دو چار نادار بچوں اور بچیوں کو جو آخری جماعت میں دینیات کے امتحان میں اول رہیں اور جن کا عملی جائزہ بھی معیاری ہو وظائف دئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے میری ان حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۹۱۹ء میں پنجاب میں وبائے انفلوئنزا پھیلی ہوئی تھی۔ میرے بڑے بھائی جالندھر کی منڈی مویشیاں سے واپسی پر کرتار پور میں بیمار ہو گئے اور میں لاہور میں بیمار ہو گیا۔ جہاں میں ڈاکٹری تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ والدہ بیماری کی خبر سنکر سخت بے حال ہو گئیں۔ آپ نے بھائی صاحب کو کرتار پور سے لانے کے لئے ایک آدمی بھیجا اور مجھے لانے کے لئے خود تیار ہو گئیں۔ یکہ خانہ گئیں تو بٹالہ جانے والا کوئی یکہ نہ ملا۔ گھبراہٹ کی وجہ سے انتظار نہ کر سکیں۔ پیدل اٹھارہ میل دور بٹالہ پہنچیں۔ اسٹیشن پر گاڑی تیار نہ ملی تو پھر پیدل چل پڑیں اور دو میل اسٹیشن تک فاصلہ پیدل طے کیا۔ محبت اور غم کے جذبات کی وجہ سے آپ نے تکان محسوس نہ کی اور اسی عالم میں (غالباً) سفر کیا۔ لاہور جا کر گاڑی سے اتریں تو اسٹیشن کے باہر کھڑی ہو گئیں میرے پتہ کے کاغذ کے سوا مجھ تک پہنچنے کا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اتفاق سے قادیان کا رہنے والا ایک لڑکا جو میرا واقف تھا اور ایک بیمار لڑکے کے علاج کے سلسلہ میں لاہور آیا ہوا تھا مل گیا اس نے آپ کو ایک تانگہ پر سوار کرایا اور میڈیکل ہوسٹل لے آیا۔ جہاں میں مقیم تھا۔ غالباً چوکیدار اپنے کمرہ میں موجود نہ تھا۔ اس نے میری اور غلام حسین کی آوازوں کا کوئی جواب نہ دیا۔ اندھیرا کافی ہو چکا تھا میں مقفل مکان سے باہر آ سکتا تھا نہ والدہ اندر آ سکتی تھیں۔ آخر میں تیز بخار کے باوجود روشندان کے راستہ مکان سے باہر نکلا۔ کامیاب ہو گیا اور والدہ صاحبہ کو سامان کی مدد سے پھاٹک کے اوپر سے اندر داخل کیا۔ ہم دونوں مہمانخانہ میں گئے۔ وہاں والدہ محترمہ مجھے گود میں لے کر ساری رات میرا جسم دباتی رہیں۔ اور آنسو بہاتی رہیں۔ صبح کالج سے رخصت حاصل کر کے ہم ڈبی بازار کے راستہ ڈاکٹر میں نے حکیم قریشی محمد حسین صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنی تھی اور مضرح عنبری کی ایک ڈبیہ لینی تھی (ریلوے اسٹیشن پہنچے گاڑی میں میرے بخار نے شدت اختیار کر لی) بار بار مجھے قے آتی والدہ صاحبہ اپنے ہاتھ سے قے صاف کرتی رہیں۔ لاہور سے بٹالہ ریل گاڑی میں اور پھر وہاں سے بذریعہ یکہ اپنے شہر سرکا گوبند پور پہنچے والدہ محترمہ نے باوجود لمبے سفر کی کوفت اور پھر واپسی پر شب بیداری کے باوجود رات بھر میری جو خدمت کی اور پھر گھر پر جو تیمارداری کی ایسی خدمت اور تیمارداری سوائے والدہ کے اور کون کر سکتا ہے یہ خدمت اور تیمارداری سوائے ان لوگوں کے جو حقوق العباد کی حقیقت کو سمجھتے ہیں کسی اور کے وہم میں بھی نہیں آ سکتی

بالآخر میری دعا ہے کہ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام سے نوازے آپ کے درجات میں ترقی عطا فرماتا رہے اور ہم اولاد کو ایسے نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جن کی وجہ سے آپ کی روح کو فرحت و مسرت نصیب ہو۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ نمونہ مجالس خدام الاحمدیہ

اگرچہ خدام الاحمدیہ کا سال ختم ہونے میں تین ماہ باقی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل مجالس نے مسابقت فی الخیرات کے پیش نظر اپنے مجوزہ بجٹ کے مطابق ۱۰۰٪ ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدیداران اور دیگر خدام بھائیوں کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اپنے بے پایاں فضلوں کا وارث بنائے۔

دیگر مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی اسی روحِ مسابقت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قسط ۳ :-

۱- کوٹ کرم بخش
۲- نصیرہ (گجرات)
۳- ماموں کانجن (لائل پور)
۴- 219 گنڈا سنگھ والا (〃)
۵- 13/74-L (ساہیوال)
۶- 373/E-B (〃)
۷- 285/B-B (〃)
۸- میرک (〃)
۹- پاک پتن (〃)
۱۰- 257/E-B (〃)
۱۱- 30/11-L (〃)
۱۲- احمد آباد (سرگودھا)
۱۳- 3/52 (شیخوپورہ)
۱۴- خانیوال (ملتان)
۱۵- 160 مراد (بہاولپور)
۱۶- 184/7-R (بہاولنگر)
۱۷- 166/7-R (بہاولنگر)
۱۸- 111/6-R (〃)
۱۹- گوٹھ غلام محمد (خیرپور میرس)
۲۰- احمد آباد جنوبی (حیدرآباد)
۲۱- گوندل فارم کوٹڑی (〃)
۲۲- 270 الف (تھرپارکر)
۲۳- 211/P (رحیم یار خان)
۲۴- خیرپور
۲۵- گدہ بیراج (حیدرآباد)
۲۶- قمر آباد (نوابشاہ)
۲۷- ظفر آباد لوتکا (حیدرآباد)
۲۸- سنجر چاہنگ (〃)
۲۹- کوٹ باغدین (〃)
۳۰- گوٹھ غلام نبی (تھرپارکر)
۳۱- گمبٹ (خیرپور)

مطالعہ کتب

ماہ اگست کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام اس کتاب کا خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ صابرہ صاحبہ محلہ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مستری علی محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ 66/21 والد صاحب مرحوم کے علاوہ غلام رسول صاحب و حسن محمد صاحب کے نام مشترکہ الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکور میں والد صاحب مرحوم کا حصہ پانچ مرلہ کا ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ 66/21 میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین بمع مکان میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

مجالس انصار اللہ کے ناظمین اور زعماء صاحبان سے ضروری گزارش

مجلس انصار اللہ کے موجودہ سال کے چھ سات ماہ گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستر کے قریب ایسی مجالس ہیں جنہوں نے اپنا سالانہ بجٹ سو فیصد پورا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اس کے مقابل پر کئی مجالس ایسی ہیں جن کا ادا شدہ تدریجی بجٹ کم ہے۔ مجلس کے ناظمین کرام اور زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ ابھی سے تدریجی بجٹ پورا کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ سال کے آخر میں مشکل پیش نہ آئے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱- ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اس کی نمائندہ اجتماع میں شریک ہو۔

۲- ۳۰ ستمبر تک وصول ہونے والے چندہ جات اس سال کے حساب میں شمار کر لئے جائیں گے۔ سب لجنات فوری طور پر اپنے بجٹ پورے کریں۔ جمع شدہ چندہ جات جلد بھجوائیں۔

۳- سالانہ رپورٹ بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔ اس سے قبل سب لجنات رپورٹیں بھجوا دیں۔

۴- چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کر کے جلد از جلد بھجوانے شروع کریں۔ اجتماع کے اخراجات کے سلسلہ میں ابھی سے کئی کام شروع کرنے ہوتے ہیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری دین محمد صاحب آف بھٹیاں جو بزرگوارم مولوی فتح الدین صاحب مرحوم و مغفور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں کافی عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۲ جولائی کو ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ میں فوت ہو گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

میت بذریعہ ٹرین ربوہ پہنچائی گئی۔ حضور کے ارشاد کے مطابق مکرم جناب مولانا عبد المالک خان صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھا کر بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں دعا کرائی۔

جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ کریم والدہ صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر احمدیت کا صحیح نمونہ بنائے

(عبد اللطیف پاک کلاتھ سٹور کنری پاک ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

درخواستہائے دعا

۱- برخوردار عزیزم شیخ عبد الوہاب سلمہ اسلام آباد میں قریباً ۳ ہفتہ سے تبخیر معدہ کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (عبد الرحمٰن کپور تھلوی محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۲- بیگم عبد المجید صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور باوجود علاج کے آرام نہیں آ رہا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(حفیظ احمد عادل۔ گولبازار ربوہ)

۳- برادرم مکرم جواد رشید خان صاحب ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور امسال ایم۔ اے پولیٹیکل سائنس کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منور احمد جاوید۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

قائدین کرام! سالانہ اجتماع کا چندہ وصول کر کے جلد بھجوائیں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سیرالیون میں ایک اور وسیع اور خوبصورت مسجد کی تعمیر

تعمیر کا بیشتر کام وقار عمل کے ذریعے مکمل کیا گیا

ابتدائے اسلام سے ہی بزرگانِ اُمت کی یہ شاندار روایت قائم ہے کہ اللہ کے بندے جہاں بھی گئے انہوں نے اللہ کے گھر کی تعمیر کی طرف ہمیشہ پوری توجہ دی اور صدائے "اللہ اکبر" کو پوری شان سے بلند کیا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی اس حقیقت پر گواہ ہے کہ اس خدائی جماعت کے افراد جہاں بھی گئے انہوں نے مساجد کی تعمیر کی طرف خاص توجہ دی۔

حال ہی میں سیرالیون سے ایک نئی احمدیہ مسجد کی تعمیر کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب انچارج احمدیہ نصرت جہاں کلینک جورو (سیرالیون) نے دی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ اس کی تعمیر کا زیادہ سے زیادہ کام وقارِ عمل کے تحت کیا گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے خط محررہ یکم اگست ۱۹۷۵ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے احمدیہ کلینک کے بالمقابل باموقع جگہ پر خوبصورت اور وسیع مسجد احمدیہ تعمیر ہوئی ہے۔ اس جگہ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ مسجد کی تعمیر میں مستعملہ CEMENT BLOCKS' FLOORS' BEAMS' PILLARS سب ہی وقارِ عمل سے تیار کئے ہیں۔

وقارِ عمل میں مکرم مبارک نذیر صاحب پرنسپل اور سکول کے اساتذہ مکرم عبدالسلام صاحب ظافر، مکرم مقصود احمد صاحب چٹھہ، مکرم عبدالحی صاحب خالد اور خاکسار نے حصہ لیا۔ جملہ اساتذہ سکول سے چھٹی کے بعد اور خاکسار ہسپتال کے کام سے فارغ ہو کر وقارِ عمل کرتے رہے۔ اسی طرح مسجد کی تعمیر میں استعمال ہونے والی ریت بھی ندیوں سے وقارِ عمل سے نکالی گئی اور پتھر سکول کے لڑکوں نے پہاڑیوں سے نکالے۔

مسجد خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع اور خوبصورت ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اسلام کے لئے مبارک کرے۔ آمین"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ احاطہ مسجد مبارک ربوہ)

مکرم سید انوار احمد صاحب شریفی آف بہاولپور کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم سید انوار احمد صاحب شریفی (ابن مکرم حکیم عبدالغنی صاحب ساہیوال) مسب الخیر بہاولپور بقضائے الٰہی ایک ہفتہ کی علالت کے بعد ۱۷ اگست ۱۹۷۵ء بوقت ۶½ بجے صبح وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

نماز جنازہ مکرم غلام احمد صاحب خادم مربی سلسلہ نے پڑھائی جس کے بعد ان کی میت کو ٹرک کے ذریعہ ربوہ لیجایا گیا اور وہاں پر نماز جنازہ ہوئی جس میں کثرت سے دوست شامل ہوئے۔ ان کی میت کو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۴۰ سال کے قریب تھی۔ پیچھے بیوہ، پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑا ہے۔ آپ ضلع بہاولپور میں لمبے عرصہ تک زعیم اعلیٰ انصار اللہ ضلع رہے اور ۱۹۷۴ء میں سیکرٹری مال منتخب ہوئے اور آخر وقت تک اس عہدے پر کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۴-۷۵ میں ۱۱۰ فیصدی سے زیادہ وصولی کی۔ ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۲ء تک سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقفِ جدید بھی رہے۔ غرض ایک لمبے عرصہ تک سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے فضل سے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور سوگوار خاندان اور بچوں کا خود حامی و ناصر و حفیظ ہو۔ آمین۔

(والا مبارک احمد۔ بہاولپور)

درخواست دعا خاکسار کی بچی عزیزہ صادقہ پروین ایم۔ ایس سی (ریاضی) کا امتحان دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ اور بھی احمدی بچے اور بچیاں امتحان میں شریک ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی اکونٹنٹ ۱۰۶۴ اقبال روڈ۔ کیمبل پور)

تقرر حفاظ برائے تراویح ماہِ صیام ۱۳۵۴ ہش / ۱۹۷۵ء

نام ضلع و مقام	اسماء حفاظ کرام	نام ضلع و مقام	اسماء حفاظ کرام
ربوہ		جہلم	
مسجد مبارک	قاری محمد عاشق صاحب	شہر	حافظ راحت احمد صاحب
مسجد راجیکی	حافظ سمیع اللہ صاحب	دوالمیال	حافظ مبارک احمد صاحب
مسجد بشیر	احمد حسن صاحب	گجرات	
مسجد احمد	ملک سعد اللہ خان صاحب	شہر	حافظ غلام محمد صاحب
مسجد دارالعلوم غربی	مظفر احمد صاحب ظفر	کھاریاں	حافظ محمد یوسف صاحب
مسجد ناصر	محمد ابراہیم صاحب	ساہیوال	
مسجد دارالنصر غربی	حافظ محمود احمد صاحب	شہر	الہ یار صاحب
مسجد نصرت	ظہور احمد صاحب	اوکاڑہ	ناہی خان صاحب پرویز
مسجد محمود	مسعود اقبال صاحب	۱۱۶ ۲۲	محمود احمد صاحب
لائلپور		شیخوپورہ	
لائلپور شہر	حافظ محمد اکرم صاحب	شہر	قاری فتح محمد صاحب
چک ۶۹ گھسیٹ پور	علم الدین صاحب	چک ۱۰ ننکانہ صاحب ۹۳	بشیر احمد صاحب
لاہور		ملتان	
سنت نگر	محمد شریف صاحب بھیروی	(شہر)	حافظ حکیم محمد یعقوب اسلم صاحب
ماڈل ٹاؤن	عزیز احمد صاحب چنیوٹی	سرگودھا	
دہلی دروازہ	رفیق احمد صاحب	چک ۳۸ جنوبی	شریف احمد صاحب
دارالذکر	صاحبزادہ محمد طیب لطیف صاحب	خوشاب	محمد یعقوب صاحب
شالامار ٹاؤن	محمد اشرف صاحب		
پشاور		سیالکوٹ	
نوشہرہ کینٹ	قریشی محمد حنیف صاحب علوی	شہر	امان اللہ صاحب ضیاء
راولپنڈی		پورن نگر	احمد علی صاحب حلیم
شہر	حافظ غلام حسین صاحب	گوجرانوالہ	
اسلام آباد	حافظ امیر حسین صاحب	شہر	حافظ محمد یوسف صاحب
گوجر خان	عبدالوہاب صاحب	منڈیالہ روڈ ایچ	حافظ ناصر احمد صاحب
واہ کینٹ	شفیق احمد صاحب	کراچی ڈرگ روڈ	حافظ بشارت احمد صاحب

شکریہ احباب

میری بیٹی عزیزہ جمیلہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستخطوں سے ازراہِ کرم تعزیت نامہ ارسال فرمایا۔ دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت نے بھی بکثرت گھر تشریف لا کر یا بذریعہ خطوط دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام بزرگوں، بھائیوں اور عزیزوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ دارالصدر۔ ربوہ)

چوکیدار کی ضرورت

ایک چوکیدار کی ضرورت ہے۔ ملٹری ریٹائرڈ کو ترجیح دی جائے گی۔ اچھی صحت کا ہونا ضروری ہے۔ درخواستیں مقامی امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔

ماڈرن انڈسٹریز
172/D سٹیلائٹ ٹاؤن
گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴